

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چون

دانی ایل کی آخری رؤیا کو سمجھنا: بلطشصر کے نام کی اہمیت اور پیشگوئی کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-03-23

دانی ایل کی آخری رؤیا آخری تین ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں سے پہلا باب، جیسے کہ ان تینوں میں سے آخری باب، دانی ایل کے تجربے کو بیان کرتا ہے، اور درمیانی باب اُس نبوی تاریخ کی نشان دہی کرتا ہے جو شمال کے جعلی بادشاہ کے آخری عروج و زوال سے متعلق ہے۔ پہلا باب آخری کی مانند ہے، اور درمیانی باب شمال کے جعلی بادشاہ کی بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔ دانی ایل کی آخری رؤیا، یعنی Hiddekel دریا کی رؤیا، پر الفا اور اومیگا کی مہر ثبت ہے، جو حق ہے۔ جب ہم دانی ایل کی آخری رؤیا پر گفتگو شروع کرتے ہیں، تو ہم پہلی آیت سے آغاز کریں گے۔

فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے تیسرے سال میں دانی ایل پر، جس کا نام بیلطشضر رکھا گیا تھا، ایک بات منکشف کی گئی؛ اور وہ بات سچی تھی، مگر اس کے لیے مقررہ مدت طویل تھی؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور اُس رویا کی سمجھ رکھتا تھا۔ دانی ایل 10:1۔

اس آیت میں کئی سچائیاں مضمحل ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ دانیال کا نام "Belteshazzar" ہے۔

جنہیں خصیوں کے سردار نے نام رکھا: کیونکہ اُس نے دانی ایل کا نام بلطشاصر رکھا، اور حنیہ کا سردار، اور میشائیل کا میشک، اور عزریاہ کا عبدنخو رکھا۔ دانی ایل 1:7۔

دانی ایل کو پہلے باب میں "بلطشضر" نام دیا گیا تھا، اور پھر اس کی آخری رویا پیش کیے جانے تک اسے دوبارہ کہیں "بلطشضر" نہیں کہا گیا۔ یوں "بلطشضر" اس کی پہلی اور آخری گواہی میں اس کا نام ہے۔ نبوت میں نام کی تبدیلی خدا اور اس کی قوم کے درمیان عہد کے تعلق کی علامت ہوتی ہے۔ جب خداوند نے ابرام اور ساری کے ساتھ عہد باندھا تو اُس نے اُن کے نام ابراہیم اور سارہ رکھ دیے۔ اُس نے یعقوب کا نام اسرائیل رکھا، اور وہ آخری زمانے میں اپنے عہد کے لوگوں کو ایک نیا نام دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

صیون کی خاطر میں خاموش نہ رہوں گا، اور یروشلم کی خاطر میں آرام نہ کروں گا، جب تک اس کی صداقت روشنائی کی مانند ظاہر نہ ہو، اور اس کی نجات جلتے ہوئے چراغ کی مانند نہ چمکے۔ اور قومیں تیری صداقت اور سب بادشاہ تیری شان کو دیکھیں گے؛ اور تو ایک نئے نام سے کہلائے گا، جس کا نام خود خداوند رکھے گا۔ یسعیاہ 61:1، 2۔

فلاڈیلفیا کے باشندوں سے، جو آخری دنوں کے ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، وہ یہ وعدہ بھی کرتا ہے۔

جو غالب آئے اسے میں اپنے خدا کے پیکل میں ایک ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا۔ اور میں اس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھوں گا، یعنی نیا یروشلم، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اترتا ہے۔ اور میں اس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ مکاشفہ 3:12، 13۔

انبیاءِ آخری ایام کے خدا کے لوگوں کو ظاہر کرتے ہیں، اور ابراہیم، سارہ اور اسرائیل کے برخلاف Belteshazzar کے صحیح معنی نامعلوم ہیں۔ وہ نام جو خدا اپنے آخری ایام کے لوگوں کو اپنے عہدی تعلق کی نمائندگی کے لیے دیتا ہے، اُس وقت تک نامعلوم رہتا ہے جب تک وہ انہیں وہ نام نہیں دیتا۔ Belteshazzar نام دانی ایل کی شناخت اس طور پر کرتا ہے کہ وہ آخری ایام میں فلاڈیلفیا کے خدا کے

عہدی لوگوں سے تعلق رکھتا ہے، لیکن اصل نام مہر بندی تک پوشیدہ رہتا ہے، کیونکہ وہ نام ان کی پیشانیوں پر لکھا جاتا ہے، جہاں مہر بھی لکھی جاتی ہے۔

پھر میں نے دیکھا، اور دیکھو، کوہ صیون پر ایک برہ کھڑا ہے، اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں جن کی پیشانیوں پر اُس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ مکاشفہ 14:1۔

دانی ایل کو پہلے باب میں اور پھر دسویں باب میں بلطشاصر کہا گیا ہے، یوں وہ اپنے آپ کو پہلے فرشتے کی تحریک اور تیسرے فرشتے کی تحریک کی علامت کے طور پر پہچانتا ہے، کیونکہ پہلا باب پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ پہلے کے مضامین میں تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔ پس دسویں باب تیسرے فرشتے کی تحریک اور آخری ایام کے عہد کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ پھر یہ آیت بلطشاصر کو اُن لوگوں کی علامت کے طور پر دکھاتی ہے جو علم کے اس اضافے کو سمجھتے ہیں جس کی مہر 1989 میں شروع ہونے والی اصلاحی تحریک میں کھولی گئی تھی۔ یہ اس بات پر زور دینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دانی ایل (بلطشاصر) کیا جانتا تھا۔

دانیال کو اس "بات" کے جاننے والے کے طور پر پہچانا گیا ہے جو "دانیال پر منکشف کی گئی تھی" اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ وقت طویل تھا؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھ لیا، اور رویا کی سمجھ بھی پائی۔ "دانیال نے اُس "بات" کو بھی سمجھا، اور "رویا" کو بھی۔ عبرانی لفظ "dabar" کو اس آیت میں "بات" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے، اور اس کا مطلب "کلام" ہے۔ نبوتی طور پر "کلام" دونوں کی نمائندگی کرتا ہے: "سات زمانوں" کی رویا کی بھی، اور مسیح کی بھی، جو خود کلام ہیں۔ "سات زمانے" اور مسیح دونوں وہ چٹان ہیں جسے معماروں نے رد کر دیا تھا، اور دانیال اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو کلام کی علامتی معنویت کے دونوں پہلوؤں کو سمجھتے ہیں۔

دانی ایل باب نو، آیت تئیس میں ہمیں وقت کی پیشگوئیوں—دو ہزار تین سو سال اور دو ہزار پانچ سو بیس سال—سے متعلق نہایت اہم آیات میں سے ایک ملتی ہے، جن کی نمائندگی دانی ایل باب آٹھ، آیت تیرہ کے سوال اور آیت چودہ کے جواب سے ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے: "وہ 'chazon' رُیا کب تک برقرار رہے گی جو مقدس اور لشکر کی اس پامالی کی نشاندہی کرتی ہے جو پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت کے ذریعے انجام دی گئی؟" یہ پامالی احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کی تکمیل میں دو ہزار پانچ سو بیس سال تک جاری رہی۔

آیت تیرہ کے سوال کا جواب یہ تھا کہ دو ہزار تین سو برس تک؛ پھر وہ مقدس مقام جو روند ڈالا گیا تھا پاک کیا جائے گا، اور دو ہزار تین سو برس کی "mareh" رُیا دونوں زمانی پیش گوئیوں کو آپس میں جوڑتی ہے، اور دانیال نو کی آیت تئیس میں، جبرائیل دانیال کی راہنمائی کر رہا ہے تاکہ وہ دونوں رُیا کے باہمی تعلق کو سمجھ لے۔

تیری مناجات کے آغاز ہی میں حکم صادر ہوا، اور میں تجھے بتانے آیا ہوں؛ کیونکہ تو نہایت عزیز ہے۔ پس اس امر کو سمجھ اور رُیا پر غور کر۔ دانیال ۹:۲۳

آیت میں جس لفظ کا ترجمہ "understand" اور "consider" دونوں طرح کیا گیا ہے، وہ عبرانی لفظ "biyn" ہے، اور اس کے معنی "ذہنی طور پر جدا کرنا" ہیں۔ جبرئیل دانی ایل کو بتاتے ہیں کہ وہ "matter" اور "vision" کے درمیان ذہنی امتیاز قائم کرے۔ آیت میں "vision" کے لیے عبرانی لفظ "mareh" ہے، اور یہ دو ہزار تین سو سال کی وہ رویا ہے جو 22 اکتوبر 1844 کو اختتام پذیر ہوئی۔ جو عبرانی لفظ "matter" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے، وہی لفظ باب دس کی پہلی آیت میں "thing" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے۔ وہ عبرانی لفظ "dabar" ہے، اور یہ دو ہزار پانچ سو بیس سال کی رویا کی نمائندگی کرتا ہے جو 22 اکتوبر 1844 کو بھی اختتام پذیر ہوئی۔

دسویں باب کی پہلی آیت میں، آخری ایام میں خدا کے عہد کے لوگوں کی نمائندگی Belteshazzar کے ذریعے کی گئی ہے، اور انہوں نے اُس علم میں اضافے کو سمجھ لیا ہے جو 1989 میں آخر کے وقت آیا، جس نے انہیں دونوں رویاؤں کے باہمی ربط کو سمجھنے کے قابل بنایا، جسے پہلے فرشتے کی تحریک کے ملرائٹس نے صرف جزوی طور پر سمجھا تھا۔ اس آیت میں، وہ رویا جو "چیز" کے طور پر پیش کی گئی ہے، دو نبوتوں میں سب سے طویل قرار دی گئی ہے، کیونکہ آیت میں "چیز" کے دو بار ذکر کے درمیان دانی ایل بیان کرتا ہے کہ "چیز" (dabar) (dabar) کے لیے وقت مقرر رویا (mareh) کے بالمقابل "طویل" تھا۔

فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک بات منکشف کی گئی، جس کا نام بلطشضر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ وقت دراز تھا؛ اور وہ اس بات کو سمجھ گیا، اور رویا کی سمجھ اسے حاصل ہوئی۔ دانی ایل 10:1۔

یہ لطیف حقیقت کہ "سات وقت" وہ سب سے طویل زمانی پیشگوئی ہے جس کی ملرائٹس نے منادی کی تھی، لاودکیائی ایڈونٹ ازم کے نزدیک ایک ایسے اقتباس کی بنیاد پر جھٹلائی جاتی ہے جیسے وہ اپنی ہی ہلاکت کے لیے توڑ مروڑتے ہیں۔ 1863 کی بغاوت میں "سات وقت" کو رد کر کے وہ دونوں پیشگوئیوں کے باہمی تعلق کو نہیں دیکھتے، اور یا تو صرف اتنا ہی دیکھ سکتے ہیں، یا پھر بس دیکھنا ہی چاہتے ہیں، کہ اگلا اقتباس دو ہزار تین سو برس کی تعیین کرتا ہے۔

جو شاگرد مسیح کی پہلی آمد کے وقت 'بادشاہی کی خوشخبری' سناتے تھے، ان کے تجربے کا ہم مثل اُن لوگوں کے تجربے میں بھی تھا جنہوں نے اُس کی دوسری آمد کا پیغام سنایا۔ جیسے شاگرد نکل کر منادی کرتے تھے، 'وقت پورا ہو چکا ہے، خدا کی بادشاہی نزدیک ہے،' اسی طرح ملر اور اس کے رفقا نے اعلان کیا کہ بائبل میں پیش کی گئی نبوتی مدتوں میں سب سے طویل اور آخری مدت ختم ہونے کو تھی، کہ عدالت کا وقت نزدیک تھا، اور ابدی بادشاہی قائم ہونے والی تھی۔ وقت کے بارے میں شاگردوں کی منادی کی بنیاد دانی ایل 9 کی ستر ہفتوں پر تھی۔ ملر اور اس کے رفقا کا دیا ہوا پیغام دانی ایل 8:14 کے 2300 دنوں کے خاتمے کا اعلان کرتا تھا، جن میں سے ستر ہفتے ایک حصہ ہیں۔ دونوں کی منادی اسی عظیم نبوتی مدت کے مختلف حصوں کی تکمیل پر مبنی تھی۔ عظیم کشمکش، 351۔

اس آخری عبارت کی مضمون منطق کو نظر انداز نہ کریں۔ لاودکیائی ایڈونٹزم دنیا کو یہ نہیں سکھاتا کہ ملر کے پیروکار سمجھتے تھے کہ جس مقدس مقام کو پاک کیا جانا تھا وہ آسمانی مقدس مقام تھا، کیونکہ وہ خود، اور ہر وہ شخص جو تاریخی ریکارڈ دیکھنا چاہے، جانتا ہے کہ ملر کے پیروکاروں کا عقیدہ تھا کہ جس مقدس مقام کو پاک کیا جانا تھا وہ زمین تھی۔ وہ عبارت جیسے لاودکیائی ایڈونٹزم اپنی ہی ہلاکت کے لیے توڑ مروڑتے ہیں۔ 'چنانچہ ملر اور اس کے رفقا نے اعلان کیا کہ بائبل میں پیش کی گئی سب سے طویل اور آخری نبوی مدت ختم ہونے کو تھی، اور وہ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ اس سے مراد دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ کے دو ہزار تین سو سال ہیں۔

ایڈونٹزم کی اپنی تاریخی کتب گواہی دیتی ہیں کہ تین سو ملیرائٹ واعظوں نے اپنی پیشکشوں میں 1843 کا پایونیر چارٹ سب نے استعمال کیا تھا، اور اس چارٹ پر، نیز باقی تاریخی شہادت میں، یہ بات بالکل واضح ہے کہ "سات وقت" (دو ہزار پانچ سو بیس سال) وہ پیشگوئی تھی جیسے انہوں نے "طویل ترین اور آخری نبوتی مدت" قرار دیا تھا، جو "ختم ہونے کو تھی"۔ 1863 کی اپنی بغاوت کے باعث، جب انہوں نے "سات وقت" کے سنگ بنیاد کو رد کر دیا تھا، وہ اب اندھا دھند اصرار کرتے ہیں کہ سسٹر وائٹ کتاب "Controversy" Great Controversy کے اس اقتباس میں قائم شدہ تاریخ کو ازسر نو لکھ رہی ہیں۔

کتاب دانی ایل باب دس کی پہلی آیت میں، بلطشضر آخری ایام میں خدا کی قوم کی نمائندگی کرتا ہے، اور وہ دانی ایل باب آٹھ، آیات تیرہ اور چودہ کے سوال اور جواب دونوں کو سمجھتے ہیں، جنہیں

سسٹر وائٹ ایڈونٹسٹ ایمان کی بنیاد اور مرکزی ستون قرار دیتی ہیں۔ اس آیت میں دانی ایل جس امر کی نمائندگی کرتا ہے، اس کے ذریعے وہ آخری ایام کی خدا کی عہدی قوم اور لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کے درمیان امتیاز قائم کر رہا ہے، کیونکہ وہی لوگ ہیں جو 1989 میں معرفت میں اضافے کو سمجھتے ہیں۔

فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک امر منکشف ہوا، جس کا نام بلطشضر رکھا گیا تھا؛ اور وہ امر سچا تھا، مگر اس کے لیے مقررہ وقت طویل تھا؛ اور وہ اس امر کو سمجھ گیا، اور اس رؤیا کی بھی اسے سمجھ حاصل ہوئی۔ دانی ایل 10:1۔

آیت اول اُس رویا کا آغاز ہے جو دریائے حدیقل کے کنارے دی گئی تھی اور جو بارہویں باب پر ختم ہوتی ہے۔ وہیں ہمیں وقت آخر میں کتاب دانیال کی مہرگشائی ملتی ہے؛ لہذا دانیال کا 'امر' اور 'رویا' دونوں کو سمجھنا ان لوگوں کے ساتھ مربوط ہے جو سمجھ رکھتے ہیں اور جنہیں 'داناؤں' کے طور پر موسوم کیا گیا ہے، اس کے برعکس وہ جو نہیں سمجھتے، 'شریر' کے طور پر موسوم ہیں۔ بارہویں باب کی آیت دس میں ان دونوں طبقوں کے مابین امتیاز کی نمائندگی کی گئی ہے۔

بہتیرے پاک کیے جائیں گے، اور سفید اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر شریر ہی کرتے رہیں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانا سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:10۔

'دانا' سمجھتے ہیں، اور شریر نہیں سمجھتے، اور 'سمجھنا' کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ وہی ہے جسے ہم نے باب نو کی آیت تینیس میں شناخت کیا تھا۔ یہ عبرانی لفظ "biyn" ہے، جس کے معنی ذہنی طور پر تفریق کرنا ہیں۔ شریر علم میں اضافہ کو نہیں سمجھتے، کیونکہ وہ ان دو رویاؤں کے درمیان ذہنی تفریق کرنے پر آمادہ نہیں جو وہ سچائیاں ہیں جن کے سمجھنے والا آیت اول میں Belteshazzar قرار دیا گیا ہے، جب اس کی شناخت Daniel کی بجائے Belteshazzar کے طور پر کی گئی ہے۔ آیت اول میں اُس کی شناخت خدا کے آخری دنوں کے عہد کے لوگوں کے طور پر کی گئی ہے، اور ان کے طور پر بھی جو دو رویاؤں کو سمجھتے ہیں جن کے درمیان خدا کے لوگوں کو ذہنی امتیاز قائم کرنا ہے۔ یسوع کسی بات کے انجام کو اُس کے آغاز سے واضح کرتا ہے، اور باب بارہ میں دانا وہ ہیں جو تینیس سو سال کی نبوت کو، اور اُس کے "سب سے طویل اور آخری" وقتی نبوت سے براہ راست تعلق کو سمجھتے ہیں، جو پچیس سو بیس سال ہے۔

ہم اگلے مضمون میں دانیال کی آخری رؤیا پر اپنے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

میرے لوگ علم کی کمی کے باعث ہلاک ہوئے جاتے ہیں؛ کیونکہ تو نے علم کو رد کیا ہے، اس لیے میں بھی تجھے رد کروں گا، تاکہ تو میرے لیے کاہن نہ رہے؛ چونکہ تو اپنے خدا کی شریعت کو بھول گیا ہے، اس لیے میں بھی تیری اولاد کو بھول جاؤں گا۔ ہوسیع 4:6۔

اور تم بھی زندہ پتھر ہو جن سے ایک روحانی گھر بنایا جا رہا ہے، ایک مقدس کہانت، تاکہ تم روحانی قربانیاں پیش کرو جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہوں۔ اسی لیے کتاب مقدس میں یہ بھی لکھا ہے: دیکھو، میں صیون میں کونے کا ایک منتخب اور قیمتی پتھر رکھتا ہوں؛ اور جو اس پر ایمان لائے گا برگز شرمندہ نہ ہوگا۔ پس تم جو ایمان رکھتے ہو تمہارے لیے وہ قیمتی ہے؛ مگر جو نافرمان ہیں، وہی پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا وہی کونے کا سر زاویہ ٹھہرا، اور ٹھوکر کھانے کا پتھر اور ٹھوکر لگانے کی چٹان—یعنی ان کے لیے جو کلام پر ٹھوکر کھاتے ہیں کیونکہ وہ نافرمان ہیں—اور اسی کے لیے وہ مقرر بھی کیے گئے تھے۔ لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کہانت، مقدس قوم، خدا کی خاص ملکیت کے لوگ ہو، تاکہ تم اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلاپا ہے؛ جو پہلے کوئی قوم نہ تھے مگر اب خدا کی قوم ہو؛ جنہوں نے پہلے رحمت نہ پائی تھی مگر اب رحمت پا لی ہے۔ ۱-پطرس ۵:۲-۱۰۔

اور ہمارے خداوند کے تحمل کو نجات سمجھو؛ جس طرح ہمارے عزیز بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے مطابق جو اُسے دی گئی تمہیں لکھا ہے؛ اور اسی طرح اپنے سب خطوں میں بھی ان باتوں کا ذکر کیا ہے؛ جن میں سے بعض باتیں سمجھنا مشکل ہیں، جنہیں نادان اور بے قیام لوگ توڑ مروڑ دیتے ہیں، جیسے وہ دوسرے صحیفوں کے ساتھ بھی کرتے ہیں، اپنی ہی ہلاکت کے لیے۔ پس اے عزیزو، چونکہ تم پہلے ہی سے یہ باتیں جانتے ہو، خیردار رہو کہ کہیں تم بھی شریروں کی گمراہی کے ساتھ بہک کر اپنی مضبوطی سے گر نہ پڑو۔ ۲-پطرس ۱۵:۳-۱۷

ان باتوں کی انہیں یاد دہانی کراتے رہ، اور خداوند کے سامنے انہیں تاکید کر کہ وہ بے فائدہ لفظی جھگڑوں میں نہ پڑیں، کیونکہ اس سے سننے والوں کی تباہی ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو خدا کے حضور مقبول ثابت کرنے کے لیے کوشش کر، ایسا کام کرنے والا جو شرمندہ نہ ہو، اور سچائی کے کلام کو درست طور پر پیش کرے۔ لیکن ناپاک اور فضول بکواس سے کنارہ کر، کیونکہ وہ اور زیادہ بے دینی میں بڑھتی جائیں گی۔ ۲ تیمتھیس ۱۴:۲-۱۶